اصلاح بین الزوجین قرآن اور بائبل کی تعلیمات۔ایک تجزیاتی مطالعہ

The teachings of Quran and Bible regarding emendation of husband and wife: An analytical study

عظمی شہزادی: پی ایچ ڈی سکالر، ادارہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

Abstract:

Islam is one of the most peaceful and most growing religions of the world. It is known to have an abundant and very rich amount of knowledge found in the Qur'an and the teachings of Prophet Muhammad, and as such, this religion has tremendously contributed not only to Muslim societies but also to the West. One aspect of this contribution is Conflict Relation between husband and wife. One of the primary purpose of Shariat e Islam is to promote tradition of peace and conflict resolution that comes out of the religion of Islam, which is unknown to many Muslims today; in order to formulate a better understanding of the dynamics of the Qur'an, hadith and other documents of Islam, as they relate to peace and conflict resolution. To introduce the fundamentals of Islam and major concepts of the faith. The teachings of Qur'an and hadith are based on peace and conflict resolution, these divine revelations were applied by Prophet Muhammad and his early followers.

زوج کا معنی و مفہوم:

زوجین عائلی زندگی کے بنیادی ستون ہیں کیونکہ خاندان انہی کے روابط سے وجود میں آتا ہے زوجین تثنیہ کا صیغہ ہے جس کا واحد زوج ہے۔قرآن حکیم میں یہ مختلف مقامات پر مستعمل ہے۔

زوج عربی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی "جفت" جوڑا، خاوند، جورو کو ظاہر کرتا ہے۔[1]

"هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ" [2] اوران کے جوڑے بنائے۔

اسی طرح ارشاد ہوتا ہے: "سُبْحَانَ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلْأَزْوَاجَ كُلَّهَا" [3] وہ ذات پاک ہے جس نے زمین سے اگنے والی چیزوں کو گوناگوں (جوڑوں کی شکل میں) بنایا۔

لفظ زوج پر اطلاق شوہر پر بھی ہوتا ہے اور بیوی پر بھی۔ کیونکہ زوج کا معنی 'جوڑا' اور دونوں ایک دوسرے کے لیے جوڑا ہیں۔

قرآن پاک میں یہ لفظ میاں، بیوی کے لیے بھی استعمال ہوا ہے، جیسا کہ :"ٱحۡشُرُواْ ٱلَّذِينَ ظَلَمُواْ وَأَزۡوَٰجَهُمۡ وَمَا كَانُواْ يَعۡبُدُونَ"[4] انہیں جمع کر دو جنہوں نے ظلم کیا اور ان کی بیویوں کو۔

اسی طرح سے یہ لفظ ساتھ اور رفقاء کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے۔

"كَذَٰلِكَ وَزَوَّجۡنَٰهُم بِحُورٍ عِينٍ"[5] ہم انہیں حور عین کا ساتھی بنا دیں گے۔

اس آیت میں "زَوَّجۡنَٰ" کے معنی باہم ساتھی اور رفیق بنا دینا کے ہیں۔ سورہ البقرہ میں ہے:

وَلَهُمۡ فِيهَآ أَزۡوَٰجٞ مُّطَهَّرَةٞ[6]

ان کے لیے طبیعت میں ہم آہنگ پاکیزہ سیرت کے حامل ہم سفر ساتھی ہوں گے۔

زوج سے مراد ایسا رفیق یا ساتھی ہے جن کے ساتھ ملے بغیر اپنی تکمیل نہ ہو سکے۔ جو ایک دوسرے کے لیے لازم ہوں۔ جیسے گاڑی کے دو پہیے ایک دوسرے کے زوج ہوتے ہیں اگر گاڑی کا ایک پہیہ نہ ہو یا خراب ہو تو دوسرا پہیہ کوئی نتیجہ نہیں دے سکتا بے کار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سے زوجین ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہوتے ہیں۔ دونوں کا ساتھ اور تعاون خاندان کے وجود کو استحکام بخشتا ہے۔ کسی ایک عدم کی توجہی یا لاپروائی خاندان کو منتشر اور غیر مستحکم کر دیتی ہے۔

صلح کا مفہوم:

صلح ایک شرعی اصطلاح ہے۔ جس کا دائرہ کار انسان کی معاملاتی زندگی کے گرد کھینچا گیا ہے۔ زندگی میں صلح کی کیا اہمیت ہے؟ یہ جاننے سے پہلے صلح کا اصطلاحی مطلب سمجھتے ہیں۔ لفظی کا معنی ہے: لوگوں کے درمیان نفرت ختم کرنا۔ اور فقہی اصطلاح میں: فریقین کی باہمی رضامندی سے کسی معاملہ میں جھگڑا ختم کرنے کو صلح کہتے ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے: اَلصُّلۡحُ خَیۡرٌ[7] صلح بہترین چیز ہے۔ میاں بیوی کے درمیان اختلاف رونما ہو جائے تو اس آیت مبارکہ میں فریقین کو ترغیب دی گئی ہے کہ باہم مصالحت کی راہیں تلاش کریں۔ فوجداری معاملات میں صلح کے بارے میں ارشاد باری ہے: **فَمَنۡ عَفَا وَ اَصۡلَحَ فَاَجۡرُہٗ عَلَی اللّٰہِ**[8] جو شخص معاف کر دے اور مصالحت کرے تو اس کا بدلہ اللہ کے ذمے ہے۔

خاندان؛ کسی بھی قوم کی تعمیر میں خشتِ اول کی حیثیت رکھتا ہے، خاندان، وہ گہوارہ ہے جہاں آنے والے کل کے معمار اور پاسبان پرورش پاتے ہیں، خاندان، وہ تربیت گاہ ہے جہاں اخلاق و کردار کی قدریں افراد کے دِل ودِماغ پر نقش ہوتی ہیں اور یہی نقوش دیر تک مرتسم رہتے ہیں؛ یہی وجہ ہے اسلام سمیت

تمام مذاہب میں گھر اور خاندان کو بہت اہمیت دی گئی ہے،اسلام میں گھر اور خاندان کے ماحول کو خوش گوار بنانے کے لئے مجمل نصیحتوں پر اکتفا نہیں کیا گیا؛ بلکہ اس کے واضح قواعد وضوابط کا بھی احاطہ کیا گیا ہے۔کسی بھی خاندان کے استحکام و خوشحالی کے لیے سب سے اہم میاں اور بیوی میں حسنِ سلوک ہونا ضروری ہے۔اگر ایسا نہ ہو تو خاندان کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔اسلام نے اصلاحِ زوجین کے لیے احکامات دیے ہیں اور اگر ان میں اختلافات ہو جائیں تو ایسی صورت میں باقاعدہ لائحہ عمل دیا گیا ہے۔اسی طرح صرف اسلام میں ہی نہیں بلکہ دیگر مذاہب میں بھی میاں اور بیوی کے رشتے کی مضبوطی اور استحکامِ خاندان کے لیے احکامات دیے گئے ہیں۔اسلام تمام سابقہ انبیاء کرام اور تمام الہامی کتب کی تقدیس کا قائل ہے مگر ان کتب کی موجودہ محرف شکل کی استنادی حیثیت کو تسلیم نہیں کرتا۔عیسائیت اور یہودیت کی الہامی کتاب جو کہ مسلمانوں کے نزدیک محرف و منسوخ تصور کی جاتی ہے، میں بھی اصلاحِ بین الزوجین کے لیے تعلیمات موجود ہیں۔بائبل میں فلاحِ انسانیت اور اصلاح کی تعلیمات کی موجودگی وہ شواہد و حقائق ہیں جو کہ اس کے الہامی ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔

اسلام ایک آفاقی مذہب ہے اور اس میں جاری ہونے والے سارے اصول وضوابط اور احکام و فرمان سب کے سب انسانوں کے بنائے ہوئے یا اختیار کردہ نہیں ہیں؛ بلکہ احکم الحاکمین اور مالک الملک یعنی اللہ رب العزت کی طرف سے نافذ کردہ ہیں، جن کی پیروی کرنا اور بغیر قیل و قال انھیں قبول کرتے ہوئے ان کے مطابق اپنی زندگی گزارنا اللہ کے بندوں کا فرض بنتا ہے اور ان سے منہ موڑنا یا ان میں اپنے مفاد اور سہولت پسندی کی بنا پر کسی بھی طرح کا کتر بیونت اور ایسا تغیر و تبدل کرنا جو روحِ شریعت اور اسلامی ڈھانچوں کے خلاف اور متضاد ہو، وہ گویا رب العالمین کی بندگی سے انکار اور انحراف کرنا ہے؛ جو کہ عین ہلاکت اور ضلالت و گمراہی ہے۔اسی لیے دنیا کی ہر قوم اور ہر مذہب میں باہمی اختلافات سے نمٹنے اور مسائل کو حل کرنے کے لیے کسی نہ کسی شکل میں قانون موجود رہا ہے۔

چنانچہ شریعتِ محمدی میں بھی ہر قسم کے اختلافات سے نمٹنے کے لیے ایک مضبوط اور پائیدار قانون موجود ہے، جس سے انسان آسانی سے اپنے تنازعات کو حل کر سکتا ہے۔ذیل میں بائبل اور قرآن حکیم کی ان آیات کو بیان کیا جاتا ہے جو اصلاح زوجین پر مبنی ہیں۔بائبل زوجین کو باہمی وفا کا سبق دیتی ہے کہ یہ قدم زوجین کو نزاعات سے دور رکھتا ہے جیسا کہ بائبل میں کہا گیا ہے۔

زوجین اپنے ساتھیوں سے وفادار رہیں:

مغرب میں زنا کی وبا تو پھیلی ہی ہوئی ہے لیکن شادی شدہ ہوتے ہوئے بدکاری رکھنا اور اپنے ساتھی کو دھوکا دے کر تعلقات رکھنا بھی ایسا قبیح فعل ہے جو کہ مغربی معاشرہ میں عام ہو چکا ہے۔ جنسی اباحیت کی وجہ سے کنوارے اور شادی شدہ سب ہی بدکاری کرتے ہیں اور اسے عام سمجھا جاتا ہے۔ بائبل زنا کی سخت مذمت کرتی ہے اور مرد و عورت کو شادی کے بعد ایک دوسرے سے وفادار رہنے کی تلقین کرتی ہے کہ مرد کسی عورت سے جنسی تعلقات قائم نہ کرے اور شادی کی ترغیب دی گئی تاکہ حرام کاری کا سدِ باب ہو سکے۔ عہد نامہ جدید کی کرنتھیوں میں لکھا ہے:

It is good for a man not to have sexual relations with a woman. But because of the temptation to sexual immorality, each man should have his own wife and each woman her own husband for the wife does not have authority over her own body, but the husband does. Likewise, the husband does not have authority over his own body, but the wife does. [9]

مرد کے لئے بہتر ہے کہ عورت کو نہ چھوئے۔ اس لئے کہ حرامکاری کا اندیشہ ہے۔ ہر آدمی اپنی بیوی رکھے اور ہر عورت اپنا شوہر رکھے۔ اپنے بدن پر بیوی کا کوئی حق نہیں بلکہ اس کے شوہر کا ہے اور اسی طرح اپنے بدن پر شوہر کا کوئی حق نہیں بلکہ اس کی بیوی کا ہے۔

دونوں ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں:

The husband should give to his wife her conjugal rights, and likewise the wife to her husband.[10]

" شوہر اپنی بیوی کا حق ادا کرے اور اسی طرح بیوی اپنے شوہر کا حق ادا کرے۔"

حسنِ سلوک:

میاں بیوی کے رشتے کو مضبوط کرنے کے لیے حسنِ سلوک سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ ایک عورت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے شوہر کی خوشنودی حاصل کرے اور اس کی ضروریات کا خیال رکھے۔

The married woman is anxious about worldly things, how to please her husband.[11]

بیاہی ہوئی عورت دنیا کی فکر میں رہتی ہے کہ کس طرح اپنے شوہر کو راضی کرے۔

An excellent wife is the crown of her husband, but she who brings shame is like rottenness in his bones.[12]

ایک شخص اپنی خوب تر اور عمدہ تر بیوی پر فخر محسوس کرتا ہے، لیکن ایک بیوی جو اپنے شوہر کی شرمندگی کا سبب بنے تو وہ اسکی ہڈیوں میں بیماری کی مانند ہے۔

دوسری طرف شوہر کو بھی تلقین کی گئی ہے کہ وہ بیوی کی غلطیوں کو نظر انداز کرے اور بیوی سے محبت سے پیش آئے۔اس کو نظر انداز نہ کرے۔

Are you bound to a wife? Do not seek to be free[13].

اگر آپ بیوی رکھتے ہیں تو اس سے چھٹکارہ پانے کی کوشش نہ کریں۔

بائبل بیوی کو حکم دیتی ہے کہ وہ تاحیات شوہر کا ساتھ نہ چھوڑے اور اس کی پابند رہے:

A wife is bound to her husband as long as he lives. But if her husband dies, she is free to be married to whom she wishes, only in the Lord.40 Yet in my judgment she is happier if she remains as she is. And I think that I too have the Spirit of God.[14]

ایک عورت اپنے شوہر کے ساتھ رہنے کی پابند ہے جب تک شوہر زندہ رہتا ہے لیکن اگر اسکا شوہر مر جائے تو وہ آزاد ہے جس سے چاہے شادی کر سکتی ہے بشر طیکہ وہ آدمی خداوند میں ایمان رکھتا ہو۔ مگر وہ میری رائے میں وہ پھر سے شادی نہیں کرتی تو وہ خوش نصیب ہے۔اور میں سمجھتا ہوں کہ خدا کی روح مجھ میں بھی ہے۔

Let marriage be held in honor among all, and let the marriage bed be undefiled, for God will judge the sexually immoral and adulterous.[15]

شادی کی سب کو عزت کرنی چاہئے شادی کا بستر پاک رکھنا چاہئے خدا ہی ان لوگوں کا فیصلہ کرے گا جو حرامکاری کے گناہ اور زنا کرتے ہیں۔

زوجین کی مثال ایک جسم کی مانند:

عیسائیت میں کلیسا بے حد اہمیت ہے۔اور مسیح سے کلیسا کی محبت بھی علامتی ہے۔ تقریباً تمام ہی مذاہب

میاں بیوی کے رشتے کی مضبوطی ظاہر کرنے کے لیے مثالیں اور درس دیتے ہیں۔ بائبل میں میاں بیوی کوایک جسم کی مثل قرار دیا گیاہےاورایک دوسرے کااپنے جسم کی طرح ہی خیال رکھنے کی تاکید کی گئی ہے:

Husbands, love your wives, just as Christ loved the church and gave himself up for hereto make her holy, cleansing her by the washingwith water through the word, and to present her to himself as a radiant church, without stain or wrinkle or any other blemish, but holy and blameless. In this same way, husbands ought to love their wives as their own bodies. He who loves his wife loves himself. After all, no one ever hated their own body, but they feed and care for their body, just as Christ does the church for we are members of his body. For this reason, a man will leave his father and mother and be united to his wife, and the two will become one flesh.[16]

شوہر اپنی بیویوں سے ایسی محبت کرے جس طرح مسیح نے کلیسا سے کی اور اس کے لئے مر گئے۔اس نے مر کر کلیسا کو مقدس بنایا۔ مسیح نے خوش خبری دے کر اور اس کو کلام کے ساتھ پانی سے دھو کر پاک کیا۔ مسیح اس لئے ختم ہوا تاکہ کلیسا کو اپنے لئے بحیثیت دلہن کے قبول کرے۔ان کی موت اس لئے ہوئی کہ کلیسا پاک مقدس ہو اور اس میں کسی قسم کی غلطی گناہ اور دوسری برائیاں نہ ہو. اور شوہروں کو بھی اپنی بیویوں سے اسی طرح محبت کرنی چاہئے جس طرح وہ اپنے جسم سے کرتے ہیں۔ جس نے اپنی بیوی سے محبت کی اس نے اپنے آپ سے محبت کی۔ کیوں کہ کوئی بھی شخص اپنے جسم سے نفرت نہیں کرتا۔ ہر شخص اپنے جسم کی اچھی طرح دیکھ بھال اور پرورش کرتا ہے جیسا کہ مسیح کلیسا کی کرتے ہیں۔ کیوں کہ ہم انکے جسم کے اعضاء ہیں۔

کتابِ پیدائش میں بھی لکھا ہے:

Therefore a man shall leave his father and his mother and hold fast to his wife, and they shall become one flesh.[17]

اِس لئے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر اپنی بیوی کا ہو جاتا ہے۔اور وہ دونوں ایک ہی جسم بن جاتے ہیں۔

ایک دوسرے کو عزت دینا:

کسی بھی رشتے کی پائیداری کی بنیاد ایک دوسرے کو دی جانے والی عزت و محبت پر ہوتی ہے۔اصلاحِ زوجین کے ضمن میں بائبل یہ درس دیتی ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے سے عزت اور محبت سے پیش آئیں۔ان کا یہ فعل مسیح کی تعظیم تصور کیا جائے گا:

Submitting to one another out of reverence for Christ.[18]

مسیح کی تعظیم کے لئے ایک دوسرے کے تابعدار رہو۔

With all humility and gentleness, with patience, bearing with one another in love, eager to maintain the unity of the Spirit in the bond of peace.[19]

ہمیشہ حلیم اور کمال فروتنی سے رہو۔صبر اور محبت سے ایک دوسرے کو برداشت کرو۔تم ایک دوسرے کے ساتھ امن سے رہو روح کے ذریعے امن سے رہو۔

اسی باب افسیوں میں ہے کہ اپنی بیوی سے اپنی ہی طرح محبت کرے اور اس کا خیال رکھے:

This is a profound mystery but I am talking about Christ and the church. However, each one of you also must love his wife as he loves himself, and the wife must respect her husband.[20]

یہ پوشیدہ سچائی بہت اہم ہے میں مسیح اور کلیساء کے متعلق کہتا ہوں۔بلکہ تم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ اپنی بیوی سے اس طرح محبت کرے جس طرح وہ اپنے آپ سے کرتا ہے۔اور بیوی کو اپنے شوہر کی عزت کرنی چاہئے۔

ایک دوسرے کے سکھ دکھ میں ساتھ دینا:

بائبل زوجین کو یہ تلقین کرتی ہے کہ وہ اپنے ساتھی سے پیار و محبت کریں اور اس کے ساتھ دکھ سکھ میں شریک ہوں۔اور شادی کی تلقین اس لیے بھی کرتی ہے کہ دو لوگ ساتھ ہوں تو ان کو شکست دینا مشکل امر ہوتا ہے۔

And though a man might prevail against one who is alone, two will withstand him a threefold cord is not quickly broken[21]

اگر کوئی ایک پر غالب ہو تو دو اس کا سامنا کر سکتے ہیں اور اس کی ٹیڑھی ڈوری جلدی نہیں ٹوٹتی۔

اصلاحِ زوجین کی غرض سے جہاں مرد کو تلقین کی گئی ہے کہ وہ بیوی سے خوش مزاجی اور حلم و بردباری سے معاملہ کرے وہاں بیوی کے لیے بھی نرم مزاج اور صابرہ ہونا ضروری ہے۔ بائبل میں جھگڑالو بیوی کے بارے میں لکھا ہے کہ:

It is better to live in a desert land than with a quarrelsome and fretful woman.[22]

تند مزاج اور جھگڑالو بیوی کے ساتھ رہنے سے ریگستان میں رہنا بہتر ہے۔

زوجین کی اصلاح کے لیے ضروری ہے کہ کوئی بھی فریق جھگڑالو نہ ہو اور نہ ہی غصہ کا تیز ہو کیونکہ یہ چیزیں تعلق کو کمزور کر دیتی ہیں۔

مرد کی حاکمیت:

اصلاحِ زوجین کی مد میں بائبل جو تعلیمات دیتی ہے ان میں سب سے اہم شوہر کی حاکمیت اور قوامیت ہے ۔جب تک دو فریقوں میں سے ہر ایک اپنی منوانے کی کوشش کرتا رہے گا جھگڑے بڑھتے رہیں گے ،ایک فریق کو سر جھکا کو سمجھوتہ کرنا ہی پڑتا ہے۔ بلاشبہ شادی کے بندھن میں بندھے دو لوگوں میاں اور بیوی کے حقوق مساوی ہیں مرد کو قوام قرار دیا گیا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ مرد کی تخلیق عورت کی تخلیق سے جدا ہے۔ اور عورت کو مرد کے لیے پیدا کیا گیا، ان کی جسمانی ساخت کے علاوہ ان کی ذمہ داریاں اور فرائض کی تقسیم بھی الگ الگ ہے۔اسلام بھی مرد کو قوام قرار دیتا ہے اور بائبل میں بھی مرد کی حاکمیت کو تسلیم کیا گیا ہے۔اصلاحِ زوجین کا یہ اہم طریقہ ہے کہ مرد کو حاکم بنا کر بیوی کو اس کے تابع کر دیا جائے۔ بشرطیکہ مرد کو بھی حسنِ سلوک کی تلقین کی جائے۔تاکہ رشتہ ازدواج مستحکم ہو سکے۔

I want you to understand that the head of every man is Christ, the head of a wife (a) is her husband, and the head of Christ is God.[23]

میں تمہیں سمجھانا چاہتا ہوں کہ مسیح ہر مرد کا سرپرست ہے اور مرد عورت کا سرپرست ہے اور خدا مسیح کا سرپرست ہے۔

Man was not made from woman, but woman from man. Neither was man created for woman, but woman for

man. That is why a wife ought to have a symbol of authority on her head, because of the angels.[24]

مرد عورت سے نہیں بلکہ عورت مرد سے ہے۔اور مرد عورت کے لئے نہیں بلکہ عورت مرد کے لئے وجود میں آئی ہے۔عورت کو چاہئے کہ وہ اپنے سر پر محکوم ہونے کی علامت رکھے۔فرشتوں کے سبب سے بھی اُسے ایسا کرنا چاہئے۔

For the husband is the head of the wife even as Christ is the head of the church, his body, and is himself its Savior. Now as the church submits to Christ, so also wives should submit in everything to their husbands.[25]

شوہر بیوی کے لئے سردار ہے جس طرح مسیح کلیسا کے لئے سردار ہے کلیسا مسیح کا جسم ہے اور مسیح اس جسم کا نجات دہندہ ہے۔کلیسا مسیح کے اختیار میں ہے اسی طرح بیویاں بھی ہر چیز میں شوہر کے اختیار میں ر ہیں۔

طلاق ایک ایسا فعل ہے جس میں میاں بیوی ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں اور جدائی کے اس فعل یعنی طلاق کی ہر مذہب میں مذمت کی گئی ہے آج معاشرتی برائیوں میں ایک اہم برائی طلاق کی کثرت اور اس کا بے جا استعمال ہے۔یہ ایسی خرابی ہے جس سے میاں بیوی ہی نہیں بلکہ خاندان اور معاشرہ کے دیگر افراد بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔شریعت نے ناگزیر حالات میں ہی میاں بیوی کے درمیان جدائی کے لئے طلاق کو مشروع کیا ہے جبکہ ان دونوں کے درمیان خوشگوار نباہ کے امکانات باقی نہ رہیں۔اسلام میں طلاق حلال تو ہے مگر "ابغض الحلال" ہے۔یعنی حلال اور جائز چیزوں میں سب سے ناپسندیدہ۔ شاگردوں نے یسوع سے کہا،اگر کوئی شخص صرف اس بات کی بنیاد پر اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہے تو اس کے لئے دوسری شادی نہ کرنا ہی بہتر ہو گا۔یسوع نے جواب دیا،شادی سے متعلق اس حقیقت کو قبول کرنا ہر ایک کے لئے ممکن نہیں۔اس کو قبول کرنے کے لئے خدا نے جس کو اس کا متحمل بنایا ہو صرف اسکے لئے ہی یہ بات ممکن ہو گی۔یہی واقعہ کچھ تبدیلی کے ساتھ مرقس کی انجیل میں یوں بیان ہوا ہے:

And in the house the disciples asked him again about this matter. And he said to them, Whoever divorces his wife and marries another commits adultery against her, and if

she divorces her husband and marries another, she commits adultery.[26]

یسوع اور ان کے شاگرد جب گھر میں تھے شاگردوں نے طلاق کے مسئلہ پر یسوع سے دوبارہ پوچھا۔ یسوع نے انکو جواب دیا جو اپنی بیوی کو چھوڑ کر دوسری عورت سے شادی کرے تو اپنی بیوی کے خلاف زنا کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور کہا کہ ایک عورت جو اپنے شوہر کو طلاق دے اور دوسرے مرد سے شادی کرے تو وہ بھی حرام کاری کی قصوروار ہو گی۔

متی اور مرقس کی انجیل میں مذکور ان واقعات سے طلاق اور زوجین درج ذیل نکات معلوم ہوتے ہیں:

1) شادی ایسا بندھن ہے جس سے دو لوگ خدائی معاہدہ کے ذریعے ایک ہو جاتے ہیں لہذا مسیحؑ طلاق کی سختی سے مذمت کی۔

2) مرد کے اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر بیوی کا ہو کر رہنے سے مراد یہ ہے کہ مرد ایک نئی نسل کے لیے نئی گھر گھرستی کی بنیاد ڈالے گا، وہ ماں باپ کے خاندان سے الگ ہو کر ایک نئے خاندان کی بنیاد رکھے گا۔

3) موسیٰؑ نے طلاق کی اجازت دی تھی مگر مسیحؑ نے اس سے منع فرمادیا۔ یعنی شریعت میں تبدیلی آگئی تھی۔

4) جو شخص اپنی بیوی کو چھوڑ کر دوسری شادی کرے گا وہ بدکار ہو گا اور جو عورت اپنے شوہر کو چھوڑ کر دوسری شادی کرے گی وہ بھی بدکاری کرے گی۔

5) کوئی بھی شخص اپنی بیوی کو طلاق نہیں دے گا الا یہ کہ اس کی بیوی بدکاری یا بے وفائی کی مرتکب ہو۔

6) مسیحیت میں طلاق کے لیے اتنے مشکل معیار ہیں کہ شدید ضرورت کے وقت بھی طلاق نہیں دی جاسکتی۔ دو لوگوں کی آپسی رضامندی سے بھی طلاق نہیں دی جاسکتی۔ طلاق کی صرف ایک یہی صورت ہے کہ عورت مرد سے بے وفائی کرے۔

7) یہ بھی مذکور نہیں کہ اگر عورت کے بجائے مرد بے وفائی کا مرتکب ہو تو اس کے لیے کیا سزا ہو گی اور کیا تب عورت طلاق لے سکتی ہے۔

اختلافات اور مسائل انسانی معاشروں میں موجود رہتے ہیں ہیں لوگ چاہے کتنے ہی نیک کیوں نہ ہو جائیں ای ان معمولی اختلافات کی مثالیں تو عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی موجود تھیں چند مثالیں پیش خدمت ہیں جیسا کہ ازواج مطہرات کے باہمی اختلافات یا ازواج کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کثرت نفقہ کا مطالبہ کرنا۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے : يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزۡوَٰجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدۡنَ ٱلۡحَيَوٰةَ ٱلدُّنۡيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيۡنَ أُمَتِّعۡكُنَّ وَأُسَرِّحۡكُنَّ سَرَاحٗا جَمِيلٗا[27]

زید بن حارثہ کا حضرت زینب بنت جحش کو طلاق دینا اور حضرت عبداللہ بن عمر کا اپنی بیوی کو طلاق دینا وغیرہ۔ [فَلَمَّا قَضَىٰ زَيۡدٞ مِّنۡهَا وَطَرٗا زَوَّجۡنَٰكَهَا][28]

اسلام عائلی زندگی کی تشکیل کی ترغیب دلاتا ہے اور اس کے جائز اور ضروری بندھن نکاح پر بہت زور دیتا ہے۔[فَٱنكِحُواْ مَا طَابَ لَكُم مِّنَ ٱلنِّسَآءِ][29]

اسلام نہ صرف ازدواجی زندگی کی ترغیب دلاتا ہے بلکہ وہ تمام اقدامات بھی کرتا ہے جو اس ادارے کی برقراری پائیداری اور فریقین کی دائمی خوشی کے ضامن ہوں اسی لئے اسلام نے نکاح کو احصان قرار دیتا ہے۔[مُحۡصَنَٰتٍ غَيۡرَ مُسَٰفِحَٰتٖ وَلَا مُتَّخِذَٰتِ أَخۡدَانٖ][30]

اسلام میں نکاح کو پسندیدہ جبکہ طلاق کو ناپسند کیا گیا ہے عائلی زندگی کی اہمیت کے پیش نظر میاں بیوی کے درمیان بگاڑ پیدا کرنے والے شخص کو امت سے خارج قرار دیا ہے ازدواجی اصطلاح کی اہمیت کے پیش نظر اس مقصد کے لیے جھوٹ تک بولنے کی اجازت شریعت اسلامیہ میں دی گئی ہے ہے ازدواجی زندگی کی خوبصورتی کے باوجود اس میں اختلاف کا امکان ایک فطری بات ہے لیکن بعض اوقات جوڑے اختلاف کو اتفاق میں بدلنے کی صلاحیت نہیں رکھتے یا فریقین کی طبیعتوں اور پسند و ناپسند میں بہت زیادہ فرق ہوتا ہے ہے عائلی زندگی کے یہ اختلافات اکثر معمولی ہوتے ہیں لیکن نامناسب رویے کی بنا پر بعض اوقات بڑھتے بڑھتے میدان جنگ کا روپ دھار لیتے ہیں ہیں اور اگر یہ جنگ جنگ جاری رہے ہے تو دو دلوں میں دراڑیں پڑنے میں دیر نہیں لگتی اور فریقین کے درمیان دائمی جدائی ہو جاتی ہے ہے رشتوں کی یہی توڑ پھوڑ نئی نسل کے لئے بہت بڑی تباہی لاتی ہے ہے وہ باپ کے باپ کی شفقت اور ماں کی محبت سے محروم رہ جاتا ہے اور ایسا شخص جب نفرت تشنگی اور بیزاری سے پرورش پاتا ہے تو وہ معاشرے کا ایک فعال رکن نہیں بنتا اور ایسا شخص معاشرے کو خلوص آثار اور محبت دینے کی بجائے نفرت اور منفی جذبات دینے کا باعث بنتا

ہے۔قرآن کریم نے میاں بیوی کے تعلق کو ظاہر کرنے کے لیے لطیف تعبیر اختیار کی ہے، اس نے ان کو ایک دوسرے کے لیے لباس قرار دیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: [هُنَّ لِبَاس لَّكُم وَاَن تُم لِبَاس لَّهُنَّ][31] وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو۔

اسلام کے نزدیک طلاق حلال ہونے کے باوجود ایک ناپسندیدہ عمل ہے، وہ اسے بحالت مجبوری جائز قرار دیتا ہے۔تاہم اسلام کا نظام طلاق حقیقی زندگی کے معاشرتی تقاضوں کے مطابق ہے۔طلاق متمدن سماج و معاشرہ کی ضرورت ہے۔کیوں کہ کبھی کبھی رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے والے جوڑے ذہنی طور پر ایک دوسرے کو قبول نہیں کر پاتے اور ساتھ رہنے کے باوجود ہم آہنگی اور اپنائیت پیدا نہیں ہو پاتی، بسا اوقات چھوٹے چھوٹے اختلافات انتہا کو پہنچ جاتے ہیں، ان کا آپس میں نباہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے، وہ ایک خوشگوار و پر لطف ازدواجی زندگی سے محروم ہو جاتے ہیں اس طرح زندگی اجیرن بن کر رہ جاتی ہے۔جب حالات اتنے ناخوشگوار ہو جائیں تو اسلام مناسب طریقے سے دونوں کی علیحدگی کا طریقہ بتاتا ہے جس کو طلاق سے موسوم کیا جاتا ہے۔

حسن معاشرت:

قرآن کریم شوہر کو بار بار بیوی کے ساتھ حسن معاشرت کی تاکید کرتا ہے، اس کے ساتھ ہمدردی، محبت کا اور رفیقانہ برتاو کرنے کی تلقین کرتا ہے وہ ہدایت کرتا ہے کہ اگر عورت کے اندر کوئی خامی و کمی ہو جس کی وجہ سے شوہر اسے ناپسند کرے تو فوراً دل برداشتہ ہو کر اسے چھوڑنے پر آمادہ نہ ہو جائے، بلکہ اسے حتی الوسع ضبط نفس اور صبر و تحمل اور شکیبائی سے کام لینا چاہیے، بسا اوقات عورت کے اندر ایسی خوبیاں ہوتی ہیں جو ظاہری صورت سے زیادہ اہمیت رکھتی ہیں۔ابتدا میں شوہر کو ان کا شعور نہیں ہوتا اور وہ دل برداشتہ ہونے لگتا ہے لیکن کچھ عرصہ گزرنے کے بعد جب شوہر ان صفات سے واقف ہوتا ہے تو وہ اسے محبوب ہو جاتی ہیں۔گویا ابتدا میں شوہر کو بیوی کی بعض باتیں ناگوار محسوس ہو سکتی ہیں لیکن اگر شوہر عورت کو اپنی خوبیاں بروئے کار لانے کے مواقع دے تو یقیناً وہ عیوب سے زیادہ خوبیاں پائے گا۔ارشاد باری تعالیٰ ہے: [وَعَاشِرُوهُنَّ بِال مَعرُوفِان كَرِهتُمُوهُن فَعَسَى اَن تَكرَهُوا شَيئ اَوَ يَجعَلَ اللّهُ فِيهِ خَيراً كَثِير][32]

(ان کے ساتھ بھلے طریقہ سے زندگی بسر کرو، اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو ہو سکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں پسند نہ ہو مگر اللہ نے اسی میں بہت کچھ بھلائی رکھ دی ہو۔)

اصلاح زوجین کے تین اقدامات:

وَالّٰتِی خَافُوْنَ نُشُوزَھنّ فَعِظُو ھُنَّ وَاھجُرُوھُنَّ فِی المَضَاجِعِ وَاضرِبُوھنَّ فَاِن اَطعنَکُم فَلَاتَبغُو اعَلَیھِنَّ سَبِیلًا اِنَّاللّٰہَ کَانَ عَلِیًّا کَبِیرًا[33]

(اور جن عورتوں سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو انہیں سمجھاو، خواب گاہوں میں ان سے علیحدہ رہو اور مارو پھر اگر وہ تمہاری مطیع ہو جائیں تو خواہ مخواہ ان پر دست درازی کے لیے بہانے تلاش نہ کرو یقین رکھو کہ اوپر اللہ موجود ہے جو بڑا اور بالا تر ہے)

آیت میں مذکور لفظ نشوز کی تشریح میں علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" ناشز عورت وہ ہے جو اپنے شوہر کے حکم کی بجاآوری نہ کرے اس سے اعراض کرے اور اس کو پسند نہ کرے۔ آیت بالا میں عورت کی تادیب کے لیے مرد کو تین اختیارات دیے گئے ہیں۔" [34]

وعظ و نصیحت:

مرد کو اگر عورت کی طرف سے سرکشی کا خدشہ ہو تو اس کی تادیب کا پہلا مرحلہ یہ ہے کہ نرمی اور شفقت سے وعظ و نصیحت کرکے، اسے راہ راست پر لانے کی کوشش کی جائے، شوہر اس کے اندر اللہ و آخرت کا خوف پیدا کرے، حقوق و ذمہ داریوں کا احساس دلائے اور معروف میں شوہر کی نافرمانی پر وارد وعید سے باخبر کرے۔ فعظوھن کی تفسیر میں علامہ ابن جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:" **ذکروھن اللہ و خوفھن وعیدہ فی رکوبھا ماحرم اللہ علیھا من معصیۃ زوجھا فیما اوجب علیھا طاعتہ فیہ۔**"[35]

ترک صحبت:

اگر وعظ و نصیحت کارآمد نہ ہو اور عورت اپنی پہلی حالت پر قائم ہو تو اسے خواب گاہ سے الگ کر دے۔ قطع تعلق اختیار کرنا ایسی تدبیر ہے جسے عورت زیادہ دنوں تک برداشت نہیں کر سکتی، لیکن اس کے لیے مرد کو ضبط نفس اور مضبوط ارادے کی ضرورت ہے۔ اس سے سرکش عورت پر یہ حقیقت عیاں ہو جائے گی کہ اس کی جانب سے اطاعت و فرماں برداری کے بغیر مرد اس کے حسن کے جلووں سے متاثر اور ناز و

انداز کے تیروں سے گھائل ہونے والا نہیں ہے۔ نتیجتاً عورت اپنی روش سے باز آئے گی اور وہ اطاعت فی المعروف کی طرف لوٹ آئے گی۔

ضرب غیر مبرّح:

وعظ و نصیحت اور ترک صحبت سے کام بنتا نظر نہ آئے تو مرد کو مناسب طریقہ سے جسمانی سزا دینے کا اختیار ہے۔ لیکنیہ صرف اس حد تک ہو جس میں ضرر نہ ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شوہر سرکش بیوی کو مسواک یا اس جیسی چیز سے مار سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ضرب کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

" واضربوهن غير مبرّح "[36] ان کو ایسی مار مارو جو نقصان دہ نہ ہو۔

اسی طرح حدیث میں چہرے پر مارنے سے منع کیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"اذا قاتل احدكم اخاه فليجتنب الوجه ۔" [37](جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مارے تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے۔)

اگر مذکورہ اقدامات مفید اور کارگر ثابت ہوں، عورت بغاوت کے بجائے اطاعت فی المعروف کی راہ پر آجائے تو شوہر کو پچھلی تمام کدورتیں بھلا دینی چاہئیں۔ اس کے بعد مرد کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس سے انتقام لینے، اس کی سرزنش کرنے یا اس کے ساتھ زیادتی روا رکھنے کا بہانہ تلاش کرے۔

مذکورہ اقدامات مرد کے لئے تجویز کیے گئے ہیں کہ عورت کی مناسب روش پر اس کی تادیب کے لیے بروئے کار لائے۔ لیکن اگر سرکشی شوہر کی طرف سے ہو، شوہر بیوی کے جملہ حقوق ادا نہ کرے تو اس صورت میں قرآن کریم عورت کو کچھ ہدایات کرتا ہے جن پر عمل کر کے وہ شوہر کو طلاق دینے سے روک سکتی ہے۔

حکم مقرر کرنا:

بسا اوقات میاں بیوی کی دوریاں بڑھ جاتی ہیں، اختلاف کی خلیج وسیع ہو جاتی ہے اور تعلقات ٹوٹنے کے قریب پہنچ جاتے ہیں۔ ان کا باہم مصالحت کر پانا ناممکن معلوم ہوتا ہے، ایسی صورت میں قرآن مجید اصلاحِ احوال کے لیے ایک دوسری تدبیر اختیار کرنے کی ہدایت فرماتا ہے۔ وہ تدبیر یہ ہے کہ فریقین

کی جانب سے ایک سمجھ دار شخص (حکم) مقرر ہو اور وہ اختلاف کی جڑوں کو تلاش کرنے کی کوشش کریں اور غیر جانبدارانہ طور پر، خیر خواہی کے ساتھ، جہاں تک ان سے بن سکے، یہ دونوں حکم صلح صفائی اور میل ملاپ کی کوشش کریں۔ اگر دونوں خلوصِ نیت سے اصلاحِ احوال کی سعی کریں تو اللہ ضرور زوجین میں سازگاری پیدا کرے گا یا کوئی بہتر سبیل پیدا کرے گا، چنانچہ اگر مفاہمت کی دولت ہاتھ آگئی تو یہ سب سے بہتر اور لائق تحسین ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاِن خِفتُم شِقَاقَ بَینِهِمَافَابعَثُواحَكَمًامِّن اَهلِه وَحَكَمًا مِّن اَهلِهَاان يُّرِيدَآ اِصلَاحًايُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَينَهُمَااِنَّاللّٰهَ كَانَ عَلِيمًاخَبِيرًا[38]

اگر تم لوگوں کو کہیں میاں اور بیوی کے تعلقات بگڑ جانے کا اندیشہ ہو تو ایک حکم مرد کے رشتہ داروں میں سے اور ایک عورت کے رشتہ داروں میں سے مقرر کرو وہ دونوں اصلاح کرنا چاہیں گے تو اللہ ان کے درمیان موافقت کی صورت نکال دے گا اللہ سب کچھ جانتا ہے اور باخبر ہے۔

اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق کے جو اعمال محبوب اور جو کام پسند ہیں ان میں ایک صلح صفائی ہے۔ ادیان عالم میں صرف اسلام ہی ایسا دین ہے جو زندگی کے ہر موڑ پر مکمل رہنمائی فرماتا ہے، ذاتی وانفرادی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہوئے اجتماعی زندگی کی تمام پیچیدگیوں اور الجھنوں کو سلجھاتا ہے، اس کا موثر اور آسان حل بھی پیش کرتا ہے، مزید یہ کہ اس کا فائدہ محض دنیا تک ہی محدود نہیں رکھتا بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کی کامیابی کے حصول تک مقرر کرتا ہے۔

خلاصہ بحث:

اسلام میں قرآن ایک مکمل اور ابدی ولازول ضابطہ حیات ہے، جبکہ موجودہ یہودیت وعیسائیت کے پیروکار بائبل سے راہنمائی حاصل کرتے ہیں، مگر بائبل کی استنادی حیثیت کے پیش نظر دین اسلام کے پیروکار اس سے مستفید نہیں ہوتے بلکہ اب تا قیامت صرف قرآن ہی باعث فوز و فلاح اور سابقہ کتب سماویہ کا موئید و جامع ہے۔ قرآن اور بائبل دونوں میں ہی اصلاح زوجین کے لیے واضح احکام موجود ہیں جن میں کافی حد تک مماثلت پائی جاتی ہے لیکن نکاح سے متعلق احکامات کو دیکھا جائے تو قرآن و حدیث جس اصرار سے نکاح کا حکم دیتے ہیں، بائبل میں ایسا کوئی رویہ نہیں ملتا۔

الہامی صحیفوں سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی آدم میں یہ طریقہ نکاح ان کی پیدائش کے پہلے دن ہی سے جاری کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ قرآن نازل ہوا تو اس کے لیے کوئی نیا حکم دینے کی ضرورت نہ تھی۔ ایک قدیم سنت کے طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنی امت میں اسی طرح باقی رکھا ہے۔ یہاں اس کی ترغیب کے ساتھ لوگوں کو مزید یہ بشارت دی گئی ہے کہ وہ اگر غریب بھی ہوں تو اخلاقی مفاسد سے اپنے آپ کو بچانے کے لیے نکاح کریں۔ اللہ نے چاہا تو یہی چیز ان کے لیے رزق و فضل میں اضافے کا باعث بن جائے گی۔ حضرت عیسیٰ بھی مجرد زندگی گذارنے کے باجود نہ صرف عائلی زندگی کی اہمیت کو بیان کرتے ہیں بلکہ عائلی زندگی کی بنیادوں کو مضبوط و مستحکم کرنے کے لیے اصول وضوابط بتاتے ہیں۔

مندرجہ بالا تعلیمات سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیت اور اسلام دونوں میں زوجین کے تعلق اور اس کی اصلاح پر بہت اہمیت دی گئی ہے۔ لیکن اس ضمن میں تقابلی جائزہ سے جو فرق واضح ہوتا ہے، وہ درج ذیل نکات میں بیان کیا جاتا ہے:

۱۔ عیسیٰ نے مجرد زندگی گذاری اور نبی کریم ﷺ نے متعدد نکاح کیے، عیسائیت رہبانیت کی قائل ہے۔ جبکہ اسلام اس کی مذمت کرتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے: [وَّرَهْبَانِيَّةَۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ][39]

۲۔ عیسائیت میں نکاح کی اجازت ہے جبکہ اسلام میں نکاح کی تاکید ہے جو کہ بائبل میں کہیں دستیاب نہیں ہوتی۔ یعنی عیسائیت میں نکاح محض دفع ضرر کے لیے ہے جبکہ اسلام میں نکاح کثیر المقاصد ہے، یہ جلب منفعت اور دفع ضرر دونوں کے لیے ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

[يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا][40]

"لوگو، اپنے اُس پروردگار سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اُسی کی جنس سے اُس کا جوڑا بنایا اور اُن دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں (دنیا میں) پھیلا دیں، اور اُس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے مدد چاہتے ہو اور رشتوں کے بارے میں بھی خبردار رہو۔ بے شک، اللہ تم پر نگران ہے۔"

۳۔قرآن اور بائبل دونوں میں اصلاح زوجین کی تعلیمات موجود ہیں ۔دوونوں میاں بیوی کے بندھن میں محبت، عزت، احترام، حلم اور بردباری نیز اپنے ساتھی سے محبت اور خیر خواہی کا درس دیتے ہیں، مگر قرآن باءل کے برعکس نکاح کو روحانی اور اخلاقی ترقی کے لیے روکاوٹ نہیں بلکہ ترقی کی شاہراہ قرار دیتا ہے۔

۴۔اسلام ایک عملی دین ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور صحابہ کرام کی زندگیوں سے اصلاح زوجین کے راہ عمل واضع ہوتی ہے جبکہ دوسری طرف بائبل کے پیروکاروں کے پاس اس ضمن میں کوئی عملی نمونہ موجود نہیں ہے۔کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شادی شدہ نہ تھے۔

۵۔قرآن اصلاح زوجین کا واضع اور ابدی و عملی حل تحکیم کی صورت میں پیش کرتا ہے، مگر بائبل میں صرف اشارتاً صلح کرنے کا حکم ہے، واضع طور پر کوئی حل نہیں تجویز کیا گیا۔

۶۔اصلاح زوجین میں والدین اور خاندان کا کردار واضع کرنے کے لئے احادیث میں مثالیں ملتی ہیں کہ کبھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ اور حضرت علی رضی اللہ کی صلح کروائی، کہیں حضرت عمر رضی اللہ نے اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ کی تادیب کی اور کبھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ نے اپنی بیٹی حضرت عائشہ رضی اللہ کو ان کی ازدواجی ذمہ داریوں کی احسن ادائیگی کا درس دیا، جب کہ بائبل میں اس طرح کی مثالیں مفقود ہیں۔نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت میں بھی ایسی کوئی تعلیم نہیں ملتی کہ زوجین کی میں تنازع کی صورت میں ان کے والدین اور خاندان کا کیا کردار ہوتا ہے ۔کیونکہ عموماً والدین اپنی اولاد کی ازدواجی معاملات میں اصلاح اور رہنمائی کرتے ہیں۔گویا حقائق کی روشنی میں یہ تجزیہ پیش کیا جاتا ہے کہ بائبل کی نسبت قرآن اصلاح زوجین مضبوط اور مربوط نظام دیتا ہے۔

حواشی وحوالہ جات

1 رفع الغات، ص:404

2 یاسین 56:36

3 یاسین36:36

4 صافات37: 22

5 الدخان44: 54

6 البقرہ2:25

7 النساء 128:4

8 الشوریٰ40:42

9 Corinthians 7:1-2

10 Ibid 7:3

11 Corinthians 7:35

12 Corinthians 7:39-40

13 Ibid

14 Hebrews 13:4

15 Ephesians 5:25-31

16 Genesis 2:24

17 Ephesians 5:21

18 Ephesians 5:2-3

19 Ephesians 5: 32-33

20 Ecclesiastes 4:12

21 Proverbs 21:19

22 Corinthians 11:3

23 Corinthians 11:8-10

24 Mark 10:11

25 Mark 10:13-15

27 الاحزاب28:33

28 الاحزاب37:33

29 النساء3:4

30 النساء25:4

31 البقرہ187:2

32 النساء19:4

33 النساء34:4

34 عماد الدین ،حافظ ابن کثیر ،تفسیر ابن کثیر ،۱/۱۱۰،بیروت ، لبنان

35 علامہ ابن جریر ، تفسیر طبری ، 2/117،بیروت ،لبنان

36 بخاری ، الصحیح، کتاب النکاح ،باب ما یکرہ من ضرب النساء ، حدیث: 5204

37 مسلم ، الصحیح، کتاب البر و الصلہ ، باب الادب ، حدیث :618

38 النسآء: 35/4

39 الحدید57: 27

40 النساء4:1